Date: Day:

نام : ایمن ممتاز
رول نمبر: 7826

سوال نمبر # 1

زکوۃ وصول کرنے کے حقدار کون ہیں؟ اسلامی معاشرے میں اس کی تقسیم سے غربت کیسے دور ہو سکتی ہے؟

جواب:

1- زکوۃ کا تعارف:

زکوۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ ہر صاحب نصاب پر زکوۃ فرض ہے۔ زکوۃ مالی عبادت ہے۔ مسلمان اپنی حلال کمائی میں سے اللہ کے حکم کے مطابق زکوۃ ادا کرتے ہیں۔ زکوۃ سال کے بعد مقررہ مقدار میں مال رکھنے پر فرض ہوتی ہے۔

2- زکوۃ کے لغوی معنی:

زکوۃ کے لغوی معنی "پاک کرنا" "نمو پانا" اور "افزائش" کے ہیں۔ دینی اصطلاح میں زکوۃ سے مراد حد سے زیادہ مال رکھنے والوں سے طے شدہ شرح سے مال وصول کر کے اسے مقررہ مصارف پر خرچ کرنا ہے۔ زکوۃ سے مال پاک ہوتا ہے اور اس میں برکت آتی ہے۔

3- زکوۃ وصول کرنے کے حقدار:

Improve intro

زکوۃ غریب مسلمانوں سے وصول کر کے مسلمانوں کو ہی دی جاتی ہے۔ اسلام میں

Scanned with CamScanner

Date: Day:

زکوٰۃ کے حقدار لوگوں کا ذکر **سورۃ توبہ** کی آیت نمبر 60 میں کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں:

(i) فقراء
(ii) مساکین
(iii) عاملین
(iv) مولفۃ القلوب
(v) فی الرقاب
(vi) غارمین
(vii) فی سبیل اللہ
(viii) ابن السبیل

(i) فقراء:

فقراء فقیر کی جمع ہے۔ عربی زبان میں فقیر کا معنی ہے محتاج یعنی ایسا شخص جو کسی ایسی ضرورت سے دوچار ہو جس کو پورا کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں مثلاً کسی موذی مرض میں مبتلا ہو جس کے علاج کے لیے اس کے پاس پیسے نہ ہو۔ ان لوگوں کو زکوٰۃ دینا فرض ہے اور یہی زکوٰۃ کے اصل حقدار ہیں۔

(ii) مساکین:

مساکین مسکین کی جمع ہے۔ مسکین اس شخص کو کہتے ہیں جو کام کرنے سے معذور ہو لیکن عزت نفس کا خیال اسے دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے باز رکھے۔ ان لوگوں کے لیے بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

(iii) عاملین:

عاملین وہ لوگ ہیں جو زکوۃ کی وصولی، اس کے حساب کتاب اور تقسیم وغیرہ کے امور سر انجام دیتے ہوں۔ ان کی تنخواہیں زکوۃ سے ادا کی جائیں گی۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"سوائے اس کے نہیں کہ یہ صدقات تو فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں، اور ان لوگوں کے لیے جو زکوۃ کے کام پر معمور ہیں"

(التوبہ: 60)

(iv) مولفتہ القلوب:

اس سے مراد وہ لوگ تھے جو اسلام لائے تو بلا لحاظ اس کے کہ وہ امیر تھے یا غریب، مال و دولت سے ان کی دلجوئی کی گئی، نئے اسلام لانے والوں کی زکوۃ کے مال سے دلجوئی کی جاسکتی ہے، خواہ وہ امیر ہو یا غریب

(v) فی الرقاب:

زکوۃ کے ایک مصارف یہ بھی ہے کہ زکوۃ کے پیسوں میں سے غلاموں کو خرید کر بھی آزاد کیا جاسکتا ہے۔

(vi) غارمین:

غارمین ایسے ضامن یا مقروض ہیں جو زر ضمانت یا مال قرض ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ زکوۃ کے پیسوں سے ان کا قرض بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ یہ لوگ بھی زکوۃ وصول کرنے کے حقدار ہیں۔

Scanned with CamScanner

(vii) فی سبیل اللہ:

فی سبیل اللہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں کوشاں ہیں اور روزی کمانے کی فرصت نہیں رکھتے۔ مثلاً جہاد کرنے والے، دین کی تبلیغ واشاعت کرنے والے اور نادار طالب علم وغیرہ۔ ان لوگوں کی مدد بھی زکوٰۃ کے پیسوں سے کی جاسکتی ہے۔

(viii) ابن السبیل:

اس سے مراد وہ مسافر ہیں جو حالت سفر میں محتاج ہوجائیں خواہ وہ اپنے گھر میں مالدار ہوں۔ زکوٰۃ سے اس کی مدد کی جاسکتی ہے اس کی اصل حاجت کے مطابق نہ کہ اس کی حیثیت کے مطابق

6۔ غربت کے خاتمے میں زکوٰۃ کا کردار:

اسلامی معاشرے میں غربت ختم کرنے کے لیے زکوٰۃ بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مندرجہ ذیل طریقوں سے زکوٰۃ کے ذریعے غربت ختم کی جاسکتی ہے:

(i) بنیادی ضروریات کی فراہمی:

اسلام کا نصب العین فلاحی ریاست کا قیام ہے جہاں ہر شخص کی بنیادی ضروریات کی ریاست ضامن ہے۔ خوراک، لباس، مکان، علاج، اور تعلیم یہ سب بنیادی ضروریات ہے اور ہر شخص کو ملنی چاہیئں۔ کوئی بھی شخص اس سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ ان بنیادی ضروریات کو پورا کرنے سے غربت کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ زکوٰۃ فنڈ سے

Date:

ان لوگوں کو بنیادی ضروریات فراہم کر کے معاشرہ غربت سے پاک ہو سکتا ہے۔

(ii) صحیح دولت کی تقسیم:

زکوٰۃ دولت کی تقسیم میں غیر فطری عدم مساوات کو ختم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ سے امیروں کی دولت غریبوں کی طرف منتقل ہوتی ہے اور اس تقسیم دولت صحت مند بنیادوں پر واقع ہوتی ہے اور اس سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

(iii) سماجی تحفظات:

اسلام ہر فرد معاشرہ کو سماجی تحفظات مہیا کرنا چاہتا ہے۔ بیماری، بے روزگاری، معذور یا زیادہ بوڑھا ہونے، یتیم یا بیوہ ہونے، غرض ہر ایسی مصیبت میں کہ جب انسان بے بس اور بے سہارا ہو جائے اسلامی ریاست پر فرض ہے کہ اس کی مدد کرے۔ یہ بھی زکوٰۃ کا ایک معاشی وظیفہ ہے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ ادا کریں تاکہ معاشرہ خوشحالی کی طرف جا سکے۔

(iv) خود کفالت:

Reference??

زکوٰۃ کی وجہ سے خود کفالت پروان چڑھتی ہے۔ یعنی جب صاحب نصاب زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہیں تو فقراء، مساکین، عاملین، رقاب، قیدی، مسافر، قرض دار وغیرہ اپنی کئی مشکلات سے نجات پاتے ہیں۔ معاشرے کے ضرورت مند افراد اپنی زندگی

Scanned with CamScanner

Date:__________ Day:__________

بہتر طور پر گزارنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ جس سے معاشرے میں غربت میں کمی آ جاتی ہے۔

5۔ حاصل کلام:

مندرجہ بالا تحریر کے مطابق زکوۃ اسلام کا ایک لازمی رکن ہے۔ زکوۃ ادا کرنے سے معاشرہ خوشحال ہوتا ہے اور زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں سخت وعید سنائی گئی ہے۔ زکوۃ ادا کرنے سے دولت کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے اور غریب لوگ بھی بہتر زندگی گزار سکتے ہیں۔ اسلام نے زکوۃ کے حقدار لوگوں کی تفصیل بتائی ہے اور اس سے معاشرے میں سے غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر # 2

عقیدہ رسالت کی وضاحت کریں۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کی اہمیت کو بیان کریں۔

جواب:

1۔ تعارف:

عقیدہ رسالت اسلام کے ان بنیادی عقائد میں شامل ہے جن پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ رسالت پر ایمان سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے انبیاء و رسل کا جو سلسلہ اختیار کیا ہے اس کو برحق مانا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پہلے جتنے بھی انبیاء و رسل مبعوث فرمائے سب کو برحق

Scanned with CamScanner

Date:

مانا جائے۔

2- رسالت کے معنی و مفہوم:

رسالت کے لغوی معنی "پیغام اور پیغام پہنچانا" کے ہیں۔ رسول صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک نہیں پہنچاتا بلکہ وہ اللہ کے احکام پر خود عمل کر کے دکھاتا ہے اور لوگوں کی سیرت کی تعمیر بھی کرتا ہے۔

3- رسالت کی ضرورت:

رسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر آکر ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے تا کہ لوگوں کو ضلالت سے نکال کر نور کی طرف لائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا

ترجمہ: "اور ہم نے ہر قوم کے لیے رسول بھیجا ہے۔"

4- انفرادی اور اجتماعی زندگی میں عقیدہ رسالت کی اہمیت

4.1- انفرادی زندگی میں عقیدہ رسالت کی اہمیت:

(i) اعلیٰ نصب العین:

عقیدہ رسالت پر ایمان رکھنے والوں کا نصب العین بہت اونچا اور تصورات پر اعلیٰ ہوتے ہیں۔ ان کا نصب صرف زندگی گزارنا نہیں ہوتا اس کا نصب رسولوں اور اللہ کے بتائے ہوئے

Date: Day:

احکامات پر زندگی گزارنا ہوتا ہے۔ ایسے کام کرتے ہوتے ہیں جس سے آخرت سنور جائے اور اس کا فرا رافی ہو جائے۔

(ii) تقویٰ اور پرہیزگاری:

رسولوں پر ایمان رکھنے سے انسان میں ان کے بتائے ہوئے نیک طریقوں سے زندگی گزارنے سنت پر عمل کرنے کا میلان پیدا ہوتا ہے۔ انسان میں پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے اور وہ گناہوں کا ارتکاب کرنے سے خود کو بچاتا ہے۔

(iii) عاجزی و انکساری:

عقیدہ رسالت پر ایمان لانے والے انسان میں عاجزی و انکساری پائی جاتی ہے۔ وہ عیش و عشرت کی بجائے رسولوں کی زندگیوں سے عاجزی و انکساری سیکھتا ہے اور اسے اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔

(iv) شجاعت و استقامت:

رسولوں پر ایمان رکھنے والا بہادر اور جری ہوتا ہے کیونکہ وہ رسولوں کی زندگیوں سے سبق حاصل کرتا ہے کیونکہ وہ کائنات کی چیز کو نفع و نقصان کا مالک نہیں سمجھتا اور وہ کسی مخلوق سے نہیں ڈرتا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"نہ انہیں کوئی ڈر ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔" (البقرہ: 262)

Date: ______ Day: ______

۶۔۲ اجتماعی زندگی میں عقیدہ رسالت کی اہمیت:

(i) عالمگیر معاشرہ:

عقیدہ رسالت پر ایمان لانے سے عالمگیر معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ اگر دنیا بھر کے تمام انسان سنت پر عمل کرنا شروع کر دیں تو ان کی زندگی بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی۔

(ii) وحدت انسانی:

عقیدہ رسالت انسانوں میں اتحاد پیدا کرتا ہے کیونکہ یہ باقی تمام تفرقات اور تعصبات کا خاتمہ کرتا ہے۔ رسول ایک رہنما ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

ترجمہ: "اور ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے"۔

(الرعد: ۷)

(iii) باہمی احساس:

رسولوں پر ایمان لانے اور اُن کی زندگی کو پڑھنے اور طریقوں پر عمل کرنے سے انسان میں احساس پیدا ہوتا ہے۔ معاشرے کے لیے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ رسول ﷺ انسانوں کے لیے رحمت بن کر آئے اور اسلامی معاشرے میں امن و ہمدردی کا درس دیا۔

Scanned with CamScanner

Date: Day:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وما ارسلنا الا رحمۃ اللعلمین ہ"

ترجمہ:

"اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام امت کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔

حاصل کلام:

مندرجہ بالا تحریر کے مطابق رسولوں پر ایمان لائے بغیر انسان دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ رسولوں پر ایمان لانے سے انسان کے اندر جذبہ فلاح انسانیت اور تقویٰ قائم ہوتا ہے اور اس کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر گہرے اثرات ہیں۔

9

Scanned with CamScanner